تقریر

”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“
پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ (یونس:7)

یقیناًرات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور اس میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ایک تقویٰ کرنے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

سامعین! آج مجھے پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت **”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“** پر گفتگو کرنی ہے۔

سامعین! فارسی میں ہفتہ کے دن کو شنبہ کہتے ہیں۔ فرہنگ آنندراج کے مطابق لفظ شنبہ پہلے شنبد تھا اور اس کے معنی گنبد کے تھے۔ کہا جاتا ہے روایتی ایرانی بادشاہ بہرام گور نے سات مقامات پر سات گنبد بنا رکھے تھے اور ہر گنبد کسی ستارے سے منسوب تھا۔ ہر روز بادشاہ اس ستارے سے منسوب مخصوص پاشاک پہن کر اپنا دن اس دن سے تعلق رکھنے والے گنبد میں بسر کرتا تھا۔ اسی بنا پر ہر دن کو شنبد کہا جاتا تھا جو بعد میں شنبہ ہو گیا۔ شنبہ کو ہفتہ کے دن کے لئے مخصوص کر لیا گیا اور آگے دنوں کو یکشنبہ (اتوار)، دوشنبہ (پیر)، سہ شنبہ (منگل)، چہار شنبہ (بدھ) اور پنجشنبہ (جمعرات) کر دیا گیا۔

سوموار کو اجرام فلکی میں چاند سے منسوب کیا جاتا ہے۔ چین میں پیر کو ہفتہ کا پہلا دن شمار کیا جاتا ہے۔

دوشنبہ یعنی سوموار یا پیر کا دن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ

(مسلم،کتاب الصیام،باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام)

اسی میں میری ولادت ہوئی ہے اور اسی میں مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی پیر کے دن ہی ہوا تھا۔

(بخاری،کتاب الاذان،باب اھل العلم و الفضل احق بالامامۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات 11 ھجری میں سوموار کے دن ہوئی اور اسی دن خلافت راشدہ کا قیام بھی عمل میں آیا۔

(ابن سعد جلد2 صفحہ60)

سامعین! حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے اعمال ہفتہ میں دو دفعہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ :تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلاَّ مَنْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو مرتبہ پیش کئے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن پھر ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ سوائے اس بندے کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی دشمنی ہو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو یا مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں۔

(مسلم، کتاب البر و الصلة، باب النهی عن الشحنا)

سامعین! ایک دوسری روایت میں جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھلنے کا ذکر ذکر ملتا ہے۔

(مسلم، کتاب البر و الصلة، باب النهی عن الشحنا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تُعْرَضُ الاَعْمَالُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

(سنن الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔

سامعین! ابن سعد کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سوموار کے دن ہوئی۔

(ابن سعد جلد 1 صفحہ 200)

ابن سعد کی روایت کے مطابق تحویل کعبہ کا حکم رجب 2 ھجری میں سوموار کے روز عصر کے وقت ہوا تھا۔

(ابن سعد جلد 1 صفحہ 208)

غزوہ بنی مصطلق کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم 2 شعبان 5 ھجری سوموار کے دن مدینہ سے روانہ ہوئے۔

(ابن سعد جلد 2 صفحہ 60)

حدیث میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درختوں اور پودوں کو پیر کے دن پیدا کیا۔

(مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب ابتداء الخلق و خلق آدم)

سامعین! اس حدیث کو پیش نظر رکھیں تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جن کے لئے دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کے الفاظ پیشگوئی میں آئے ہیں۔ وہ اسلام کے درخت کو اکناف عالم میں پھیلانے اور اس کی بڑھوتی میں خاص کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

دوشنبہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

سامعین! پیشگوئی مصلح موعود اخبار ریاض ہند امرت سر میں بطور ضمیمہ یکم مارچ 1886ء کو شائع ہوئی اور یہ بھی سوموار یعنی دوشنبہ کا دن تھا۔

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کا ایک مفہوم

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"1947ء کے جلسہ سے فارغ ہو کر خاکسار سیّدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کے ماتحت بعض تربیتی امور کی سرانجام دہی کے لیے لالہ موسیٰ ٹھہرا۔ وہاں پر مکرمی ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر بھی کسی رشتہ دار کو ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے میری آمد کے متعلق سن کر میری ملاقات کے لیے آگئے اور فرمانے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" المصلح موعود کے لیے بطور علامت کے ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش ہفتہ یعنی شنبہ کے دن ہوئی اور آپ خلیفہ بھی ہفتہ کے دن ہوئے اور دوشنبہ یعنی سوموار سے آپ کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ پس آپ کس طرح مصلح موعود ہوئے۔

میں نے کہا کہ آپ نے تو اپنی تشریح سے ثابت کر دیا ہے کہ سیدنا حضرت محمود مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جب حضور کی ولادت شنبہ کو ہوئی اور آپ مسند خلافت پر بھی شنبہ کے دن بیٹھے۔ تو یہ دو مبارک "شنبہ" ہوئے۔ ایک شنبہ ولادت کا اور دوسرا شنبہ خلافت کا اور یہ دونوں ہی باعث صد مبارک اور پر مسرت ہیں.........

اس پر ماسٹر گوہر صاحب فرمانے لگے کہ لیکن عربی میں جہاں اس پیشگوئی کا ذکر ہے وہاں پر یہ الفاظ ہیں "یوم الاثنین فواھالك یا یوم الاثنین" اور یوم الاثنین سوموار کو کہتے ہیں نہ کہ ہفتے کے دن کو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے مصلح موعود کی دن سوموار ہے نہ کہ ہفتہ۔ میں نے عرض کیا "یوم الاثنین" کے لفظ کے اندر دونوں طرح کے مفہوم پائے جاتے ہیں اس کے عام معروف معنے تو سوموار کے دن کے ہیں۔ لیکن اثنین اور یوم کی اضافت کی رو سے اس سے مراد دو امور سے تعلق رکھنے والے دن کے ہیں اور وہ دو امور المصلح الموعود کا تولد اور خلافت ہیں۔ جن کا تعلق شنبہ یعنی ہفتہ سے ہے اور اگر دوسرے تائیدی قرائن مثلاً مصلح موعود کے اسماء مبارکہ میں سے محمود، فضل، فضل عمر، بشیر ثانی، کلمۃ اللہ، عالم کباب وغیرہ کو سامنے رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات وصفات اور افعال پر نظر ڈالی جائے تو آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

دوشنبہ کے ساتھ مبارک کا لفظ اس لیے بھی بڑھایا گیا ہے کہ ہفتہ کا دن زحل ستارے سے نسبت رکھتا ہے جو آسمان ہفتم کا ستارہ ہے اور ماہرین علم نجوم اسے دوسرے ستاروں کی نسبت سے جلالی اور قہری تجلیات والا ستارہ قرار دیتے ہیں اور قہری حوادث سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اسے منحوس قرار دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑیہ" کے صفحات 180 تا 183 میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ضمن میں ستاروں کی اس تاثیر کا ذکر فرمایا ہے اور المصلح الموعود کا ایک صفاتی نام "عالم کباب" بھی ہے جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد...... دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا ہے۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ 563)

بس یہ جلالی شان زحل ستارے کی نسبت سے ظاہر کرتی ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش اور خلافت ہفتہ کے روز ہی مقدر تھی اور چونکہ منجمین کے نزدیک یہ ستارہ نحس سمجھا جاتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مبارک کا لفظ الہام میں رکھا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ المصلح الموعود کا وجود جلالی نشان اور قہری نشانات رکھنے کے باوجود بہت ہی بابرکت اور موجب رحمت ہے

میرا یہ بیان سن کر مکرمی ماسٹر گوہر صاحب کہنے لگے کہ اچھا اب معلوم ہوا کہ دوشنبہ سے کیا مراد ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تاویل میں نے آپ کی توضیح کے مطابق کی ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ سیدنا المصلح الموعود کی زندگی کے آئندہ واقعات میں کوئی عظیم الشان نشان سوموار کے دن ظہور میں آجائے۔ چنانچہ الہام "یوم الاثنین....." (تذکرہ صفحہ 437) معلوم ہوتا ہے کہ مشابہ کوئی عظیم الشان نشان سوموار کو ظہور میں آئے گا اور تذکرہ صفحہ 114 میں اس طرح مرقوم ہے:

بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا۔ فتح کا نقارہ بجے پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا "دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری" جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اس عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں "حجۃ اللہ القادر" اور "سلطان احمد مختار" لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز اور 19 ویں ذوالحجہ 1300ھ تھا۔

اس عبارت سے جو الہامی اور کشفی ہے بہت سے امور ظاہر ہوتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ سوموار کے دن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فتح کسی فتح عظیم سے تعلق ہے جو بہت ہی مبارک ہوگی ہو سکتا ہے قادیان کی واپسی کا دن جو فاتحانہ شان سے تعلق رکھتا ہے سیدنا المصلح الموعود کے بابرکت وجود کے ساتھ سوموار کا دن ہی اور ہو اور فتح کا نقارہ سوموار کو ہی بجے۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(حیات قدسی صفحہ 524-526)

سامعین! مشہور معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ امرتسری جن کا دعویٰ تھا کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں فوت ہو جاتا ہے اور جھوٹے کو لمبی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اپنی لمبی زندگی سے اپنے جھوٹے ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر کے اور ہر روز احمدیت کو نئی شان سے پھولتے پھلتے ہوئے دیکھ کر نہایت حسرت سے 15 مارچ 1948ء سوموار یعنی دوشنبہ کے دن وفات پا گئے۔

(سیرت ثنائی صفحہ 479)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان آپ ہی کے فرزند ارجمند کی خلافت کے دور میں پورا ہوا جس کے لئے مثیل مسیح کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی وفات احمدیت کی سچائی کے لئے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" بن کے ظاہر ہوئی۔

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" اور نیا مرکز احمدیت

فروری 1986 کی پیش گوئی پسر موعود میں درج ذیل دو علامات اکٹھی بیان ہوئیں:

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

(تذکرہ صفحہ 110)

سامعین! اس پیشگوئی کے مطابق حضور کے ہاتھوں چوتھے مرکز اسلام کی بنیاد ڈال دی گئی اور تین کو چار کر دیا گیا اور پھر ”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“ میں اس کے افتتاح اور مستقل سکونت کے دن کا بھی بتا دیا گیا۔ 20 ستمبر 1948ء کو نئے مرکز کا افتتاح ہوا جو دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا وہ بھی مبارک دن ہے اور پھر حضور 19 ستمبر 1949ء کو مستقل سکونت کے لیے ربوہ تشریف لائے۔ یہ بھی دوشنبہ کا دن جسے نئے مرکز کے لیے مبارک قرار دیا گیا۔ یوں یہ الہام بھی بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا اور دو دفعہ دوشنبہ کے الفاظ ہیں اور دو دفعہ یکے بعد دیگرے چوتھے مرکز اسلام کے تناظر میں پورے ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ 19 ستمبر 1949ء بروز دوشنبہ لاہور سے صبح 10 بج کر 50 منٹ پر مستقل سکونت اختیار کرنے کے لیے نئے مرکز کے لیے عازم سفر ہوئے۔

(روزنامہ الفضل لاہور 23 ستمبر 1949ء)

نئے مرکز سب سے پہلی مستقل مسجد مبارک کا سنگ بنیاد

”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“ یہ الہام ایک بار پھر تین اکتوبر 1949ء کو پورا ہوا جب ربوہ کی پہلی مستقل مسجد بیت المبارک کا سنگ بنیاد حضور نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر پاک و ہند کی جماعتوں اور لندن مشن کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی تا وہ بھی دعا میں شامل ہو جائیں۔ نماز عصر کا وقت سنگ بنیاد کے لیے مقرر تھا۔ حضور نے اسی جگہ نماز پڑھائی اور پھر حضور کی ہدایت کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ و صحابیات کرام، خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد و خواتین، واقفین زندگی، امرائے جماعت و ناظران سلسلہ اور مہاجرین قادیان کی نمائندگی میں تین تین اینٹیں رکھی گئیں۔ قادیان مسجد مبارک کی دو اینٹیں بھی بنیاد میں رکھی گئیں۔ ابراہیمی دعاؤں سے حضور نے سنگ بنیاد رکھا۔ احباب بھی حضور کے پیچھے یہ دعائیں دہراتے رہے۔

مسجد مبارک کا نقشہ حفیظ الرحمن واحد صاحب نے تیار کیا جبکہ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی رفیق حضرت مسیح موعود (313) کی نگرانی میں مسجد مبارک اگست 195ء میں مکمل ہوئی۔ حضورؓ نے 23 اگست 1951ء میں اس میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ کثرت سے احباب جماعت نے سنگ بنیاد کے دن ہی تعمیر کے لیے اپنے وعدے لکھوائے۔

”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام

سامعین! لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کی بنیاد جہاں طبقہ نسواں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم احسان ہے وہاں اس تنظیم کی بنیاد کا ایک تعلق پیشگوئی مصلح موعود سے یوں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ **”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“** کے الفاظ لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کی بنیاد والے دن پر پورے اترے۔ کیلنڈر دیکھیں تو 25 دسمبر 1922ء کو سوموار کا دن یعنی دوشنبہ تھا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 17 فروری 2023ء)

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے
اس سے ثابت ہے کہ تو ہی مصلح موعود ہے
مجتمع ہیں ذات میں تیری دو گونہ نعمتیں
مصلح موعود ابن مہدئ مسعود ہے

سامعین! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اور یہ جو آتا ہے ”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“۔ اس کے اَور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ 'فضل عمر'۔ حضرت عمر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس ”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“ سے یہ مراد نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہو گا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہو گی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہو گا۔ فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ میں یُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا کے مطابق فضل عمر کے لفظ نے ”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“ کی تفسیر کر دی۔ فرمایا کہ مگر الہام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو (فرماتے ہیں کہ) میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے۔ یعنی تحریک جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو آپ فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دَور کے لئے میں نے دس سال مقرر کئے۔ ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہماری دس سالہ تحریک جدید ختم ہو گی (اس وقت تک ابھی ختم نہیں ہوئی تھی) تو اس سے اگلا سال (آپ فرماتے ہیں) ہمارے

لئے عید کا سال ہو گا۔ اور یہ سال 1944ء میں ختم ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تحریک جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تاریخ تھی اُسے اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال گیارھواں سال ہے اور وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 49 تا 63 خطبہ بیان فرمودہ 28 جنوری 1944ء)

پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہو گا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہو گا اور حالات نے اب دیکھیں ثابت بھی کر دیا کہ تحریک جدید کے ذریعہ سے دنیا کے ہر کونے میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ پہنچ رہی ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی تحریک بھی اپنی کئی دہائیاں مکمل کر کے دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی احمدیت کا پودا لگ چکا ہے وہاں قائم ہے۔“

(خطبہ جمعہ 19 / فروری 2016ء)

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!
تُو مقدّس باپ کے ہم رنگ اے محمود ہے
نصرتِ اسلام روحِ والد و مولود ہے
یہ حقیقت وہ ہے جو خود شاہد و مشہود ہے
لاجرم لاریب تُو ہی مصلح موعود ہے
حق نے باندھا ہے ترے سر سہرۂ فتح و ظفر
اے بشیر الدین محمود احمد و فضلِ عمر

✡✡✡✡